34674-ناجائز لباس فروخت کرنا

سوال

میں نے بعض لوگوں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ :
عورتوں کا وہ لباس ساتر نہ ہو- یعنی چھوٹی اور ہاف قمیص وغیرہ- فروخت کرنا یا سلائی کرنا جائز ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو سرخ ریشم کا کپڑا ہدیہ دیا تھا، اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ زیب تن کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زیب تن کیے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے :
"میں نے تو تمہیں اس لیے دیا تھا کہ تم اسے ہدیہ کردو" تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے دور جاہلیت کے ایک دوست کو ہدیہ کردیا تھا، تو کیا اس کی یہ کلام صحیح ہے ؟
اور اگر صحیح ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ اس پر قیاس کرتے ہوئے سگرٹ اور تمباکو، اور لیڈیز پینٹ شرٹ اور زنانہ و مردانہ بے پردہ لباس کی فروخت جائز ہے ؟
حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :
.{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی وگناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.
میری گزارش ہے کہ اس کی وضاحت کریں اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے اور اپنی نگہبانی میں رکھے.

پسندیدہ جواب

یہ حدیث امام بخاری نے (2104) اور امام مسلم نے (2068) نے اپنی اپنی صحیح اور دوسرے محدثین نے بھی اپنی کتابوں میں کئی ایک مقامات پر کئی ایک طرق سے روایت کی ہے، جس میں سے امام بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث (باب ما یکرہ لبسہ للرجال والنساء) عورتوں اور مردوں کے لیے ناپسندیدہ لباس کے باب میں سالم بن عبداللہ عن ابیہ کے طریق سے روایت کی گئی ہے :

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ریشمی یا ریشمی آمیزش والا جبہ بھیجا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زیب تن کیے ہوئے دیکھا اور فرمانے لگے :

"یہ میں تیرے پہننے کے لیے تو نہیں بھیجا تھا، بلکہ یہ تو وہ شخص زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، میں نے تو اس لیے تیرے پاس بھیجا تھا کہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے یعنی اسے فروخت کردے"

اور یہ حدیث ایسے لباس کی تجارت کے جواز پر دلالت کرتی ہے جس کا استعمال ایک وجہ سے جائز ہو اور کسی اور وجہ سے جائز نہ ہو، اور اس کا ہبہ اور صدقہ کرنا جائز ہو، اور جو کوئی اس لباس کو خریدے یا اسے بطور ہدیہ وغیرہ دیا گیا ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے مباح طریقہ سے استعمال کرے نہ کہ ممنوعہ طریقہ سے، اس کی مثال یہ ہے کہ :

سونے کے زیور اور اسلحہ اور چاقو چھریاں اور انگوروغیرہ ان کا استعمال مباح میں بھی ممکن ہے اور حرام کام میں بھی استعمال کرنا ممکن ہے، لہذا ان کی تجارت کرنی اور انہیں ہبہ وغیرہ کرنا بھی جائز ہے.

اور جس نے اس کی خریداری کی یا مثلا اسے ہبہ کیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مباح اور جائز ہبہ اور فروخت وغیرہ میں استعمال کرے، نہ کہ اس سے حرام اور ممنوعہ طریقہ پر فائدہ حاصل کرتا پھرے.

لیکن جس چیز کا ہر حالت اور ہر طرح استعمال حرام ہو تو اس کی تجارت کرنا اور اسے ہبہ کرنا جائز نہیں، مثلا خنزیر، شیر، اور بھیڑیا، جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اسے فروخت کرنے کی حدیث میں دلیل نہیں ہے، لہذا سگرٹ، اور تمباکو، اور مردانہ وزنانہ بے پردہ لباس کی فروخت کو ان اشیاء کی فروخت پر قیاس کرنا جو کسی وجہ سے استعمال کرنی جائز ہے اور کسی وجہ سے ناجائز، اور کسی حالت میں ان کا استعمال کرنا ممنوع ہے تو ایک حالت میں وہ استعمال کی جا سکتی ہیں، اس لیے کہ سگرٹ اور تمباکو اور بے پردہ لباس کا استعمال ہر حالت میں حرام ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.